سوال

(25) قربانی کے ذبح کا وقت نماز عید کے بعد ہے پہلے ہر گز جائز نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کے ذبح کا وقت نماز عید کے بعد ہے پہلے ہر گز جائز نہیں؟

قربانی کے لئے دنبے اور چھترے کی عمر کتنی ہونی چاہیے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشرقی پنجاب کے ضلع فیروزپور کی تحصیل زیرہ کے قریب چند کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہے۔۔ بھیلیے والا۔۔ وہ وہاں ایک بڑے صاحب علم و تحقیق بزرگ حضرت مولنا محمد یوسف صاحبؒ تھے۔ جو شیخ الکل حضرت مولنا سید محمد نزیر حسین دہلوی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ جن کی فقہ مسند اول اور فقہ حدیث پر وسیع اور گہری نظر کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے۔کہ۔۔۔ فتاویٰ نزیریہ۔۔ میں بھی آپ کے بعض فتاویٰ موجوہیں۔ جو حضرت میاں صاحب کے تصدیق فرمودہ ہیں۔ مولانا محمد یوسف کے فتاوی کا ایک مختصر مجموعہ بھی مولنا علی محمد صاحب سعیدی (خانیوال) کے پاس مخطوطے کی شکل میں موجود ہے جو تفقیح و تحقیق کے بعد قابل اشاعت ہے۔

مولنا سعیدی نے اس مجموعہ میں سے غالباً ذوالحجہ کی مناسبت سے دو مسئلوں پر مشتمل ایک مختصر تحریر۔۔الاعتصام۔۔ کےلئے ارسال فرمائی ہے۔ جو موصوف کے شکریہ کے ساتھ شریک اشاعت ہے۔ (ادارہ)

1۔ اما بعد پس مخفی نہ رہے کہ صلواۃ عید الاضحیٰ سے پہلے قربانی ذبح کرنا صحیح احادیث کی رو سے منع ہے نماز سے پہلے ذبح کرنے والے کی قربانی نہیں ہوتی۔ صحیحین کی مرفوع حدیث میں آیا ہے۔

یعنی جو نے نماز پڑھنے سے پہلے قربانی ذبح کرلی وہ اور قربانی کرے۔

سبل السلام میں ہے۔

ظاہر حدیث اس پر دال ہے۔ کہ قربانی کا زبح کرنا نماز کے ساتھ معلق ہے۔

جس نے نماز سے پہلے قربانی کی اس نے اپنی ذات کے لئے زبح کی یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہے۔ اور جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس کی قربانی ٹھیک پورے طور سے پوری ہوگئی اس شخص نے مسلمانوں کا طریقہ اختیار کیا یہ احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہیں کہ جو شخص نمازج عید سے پہلے قربانی کرے گا اس کی قربانی ناجائز اورنا درست ہے۔ ان احادیث کے برخلاف ایک کیا ہزاروں فتوے ہوں تووہ اس لائق نہیں کہ ان احادیث کے مقابلہ میں ان کا نام بھی لیا جائے۔

(حررہ العاجز یوسف عفی عنہ)

2۔ ضان کہتے ہیں۔ خلاف معز کو منتھی الارب میں۔ ضان بالفتح میش خلاف معزا نتہی۔ مختار الصحاح میں ہے۔ الضان ضد المعز حیوۃ الحیوان میں ہے۔ الضان ذوات الصوف، من الغنم انتہی صراح میں ہے۔ جان میش خلاف صغر یعنی غنم میں سے پش دار کو ضان کہتے ہیں۔ الحاصل ازروئے لغت لفظ ضان میش چکی دار اور میش غیر چکی دار ہر دو کو شامل ہے۔ ہر میش پر خواہ چکی رکھتی ہو۔ خواہ نہ رکھتی ہو۔ لفظ ضان کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس لئے شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی۔ ترجمہ قرآن مجید میں ضان کے معنی بھیڑ لکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں ضان کے ہر جزعہ کی قربانی کرنے کی اجازت آئی ہے۔ پس ضان کے ہر جزعہ کی قربانی جائز ہوئی پس بعض علماء کا ضان کے جزعہ کی قربانی کے جواب کو دنبہ پر منحصر کرنا بلادلیل ٹھرا جزعہ کی عمر کے تعین میں خواہ وہ دنبہ ہو خواہ چھترا علماء دین کا اختلاف ہے۔ (نیل الاوطار صفحہ113 ج5میں ہے۔)

یعنی اہل لغت اور جمہور اہل علم کے نزدیک یہی مشہور ہے کہ ضان کا جزعہ وہ ہے جو ایک سال کا ہو۔ بعض کہتے ہیں۔ چھ ماہ کا ہو بعض کہتے ہیں۔ جو سات ماہ کا ہو بعض کا خیال ہے جو دس ماہ کا ہو بعض نے کہا ہے اگر جوان ماں باپ سے پیدا ہوا ہے تو چھ ماہ کا اگر بوڑھے ماں باپ کا بچہ ہے تو آٹھ ماہ کا احتیاط اسی میں ہے۔ خواہ دنبہ ہو خواہ چھترا ایک سال کی عمر کا ہونا چاہیے۔ اگر اس سے کم عمر ہو خواہ ششماہی خواہ ہفت ماہی تو عند البعض وہ بھی جائز ہے۔ (حررہ العاجز یوسف عفی عنہ)

واضع رہے کہ یہ" بعض" اس میں کچھ شرطیں بھی لگاتے ہیں جیسا کہ کتب حدیث کی بعض شروح میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔ اس لئے مناسب یہی ہے ایک سال سے کم عمر نہ ہو۔ واللہ اعلم (خاکسار محمد عطاء اللہ حنیف) (الاعتصام جلد22 ش26)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13 ص69

محدث فتویٰ